السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مقتدیوں کے امام کولقمہ دینے پرکیا دلائل ہیں؟اوراحناف کالقمہ دینے پرنماز کوباطل قراردینے کی کیا حقیقت ہے؟اس مسئلہ کے مالہ وماعلیہ پر روشنی ڈال کرمشکور فرماویں اوراللہ تعالیٰ سے اجرکی امیدرکھیے۔ السائل : محقق جالندھری

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام کے نسیان کے وقت، لقمہ دینا بلاکراہت جائزہے، روی ابوداؤدبسندہ عَنْ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ، عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ يَزِيدَ الْأَسَدِيِّ الْمَالِكِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -قَالَ يَحْيَى وَرُبَّمَا قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ فَتَرَكَ شَيْئًا لَمْ يَقْرَأْهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَرَكْتَ آيَةَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلَّا أَذْكَرْتَنِيهَا»، الحدیث (ثم روی) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَلَّى صَلَاةً، فَقَرَأَ فِيهَا فَلُبِسَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِأُبَيٍّ: «أَصَلَّيْتَ مَعَنَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَمَا مَنَعَكَ»، (ابوداود: کتاب الصلاة، باب الفتح علی الامام فی الصلاة (907)1/558) وصح عن علی أنہ قال: ''ا ستطعمکم الامام فاطعموہ،، ذکرالحافظ فی التلخیص وصححہ.(284/1)

حنفیہ کے نزدیک امام کولقمہ دینا مکروہ ہے دلیل میں ابوداود (کتاب الصلاة، باب النھی عن التلقین (908)1 559).کی یہ روایت ذکرکرتے ہیں: ''عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لا تفتح علی الاِمام فی الصلاة،، لیکن اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں۔

اولاً: یہ روایت منقطع ہے ''قال ابوداود: ابواسحاق لم یسمع من الحارث، اِلاأربعة أحادیث لیس ہذا منہا،،

ثالثا: یہ حدیث بقاعدہ حنفیہ منسوخ ہے کیونکہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کافتوی اس کے خلاف مروی ہے۔

کتبہ عبیداللہ الرحمانی المبارکفوری المدرس بالمدرستہ الرحمانیہ دارالحدیث بدہلی

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 231

محدث فتویٰ